مقتلِ ابی مخنف وقیامِ مختار

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد وامام بارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔فون 0333-5121442

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی' راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

﴿ ملنے کا پتہ ﴾

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

اس کے بعد مکہ شہر میں قیام فرمایا۔ ہر جگہ کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں آنا جانا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے عبداللہ بن زبیر مکہ پہنچ چکا تھا اور لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا اور طوافِ حرم کرتا تھا۔ امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آ کر تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا جاتا تھا۔ عبداللہ بن زبیر کے دل میں امام حسین علیہ السلام کی ذات کے متعلق سب سے زیادہ کھٹکا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک امام حسین علیہ السلام ان لوگوں میں موجود ہیں کوئی شخص بھی اس کی بیعت نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کا مقام و منزلت عبداللہ بن زبیر سے بہت بلند و بالا تھا۔ لوگ اس طرح گرود گرد امام علیہ السلام کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔

کوفہ ۶۰ ھ میں۔ معاویہ کی موت کے بعد کوفہ کے حالات

جب معاویہ کے مرنے کی خبر کوفہ کے لوگوں تک پہنچی تو وہ یزید کی بیعت سے انکاری ہو گئے اور یہ کہتے تھے کہ امام حسین یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ تشریف لے گئے ہیں۔ لہٰذا ہم یزید کی بیعت نہیں کریں گے۔ ان دنوں حاکم کوفہ نعمان بن بشیر تھا۔ کچھ شیعہ لوگ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ امام حسین علیہ السلام کو ایک خط لکھا جائے۔ سلیمان نے کہا۔ ''اے لوگو! معاویہ مر چکا ہے۔ امام علیہ السلام نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے۔ ہم سب ان کے شیعہ اور دوست ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہوں کہ ان کے مددگار بنیں اور ان کے لیے جہاد کریں تو بسم اللہ۔ اگر اپنی کاہلی اور شرمندہ ہونے کا اندیشہ ہے تو ان سے کوئی ایسی دھوکہ بازی نہ کرنا''۔ لوگوں نے جواب دیا۔ ''ہم تو ان کے دشمن سے جنگ کریں گے''۔ سلیمان نے کہا تو پھر خدا کا نام لے کر خط لکھ ڈالو۔ اور یہ خط تحریر کیا۔

اہل کوفہ کے امام حسین علیہ السلام کے نام خطوط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام۔ سلیمان بن صرد خزاعی۔ میسب بن نجبہ۔ رفاعت بن شداد بجلی۔ حبیب ابن مظاہر

اسدی اوران کے مسلمان ساتھیوں کی طرف سے۔

سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خداوند تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ جس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمدؐ آل محمدؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔اے فرزند رسولؐ دپسر علی مرتضیٰؑ۔آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم آپ کے سوا کسی اور کو امام نہیں جانتے آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کہ ہم آپ کا نفع اپنا نفع اورآپ کا نقصان اپنا نقصان سمجھتے ہیں۔ہمیں امید ہے کہ آپ کے وسیلے سے ہم آپ کے ساتھ حق وہدایت کے راستے پر اکٹھے ہو جائیں گے۔ہم آپ کو عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ یہاں پر باندھے ہوئے فوج' بہتی نہروں اور جاری چشموں کے درمیان تشریف لائیں گے۔اگر آپ خود نہ تشریف لاسکیں تو اپنے خاندان میں سے کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو خداوند تعالیٰ کے احکام اور آپ کے جد کی سنت کے مطابق ہمیں ہدایت کرے۔

ہم مزید عرض پرداز ہیں کہ نعمان بن بشیر دارالامارہ میں مقیم ہے۔ہم اس کی نماز جمعہ وجماعت میں شریک نہیں ہوتے۔اگر آپ ہمارے پاس آجائیں تو اسے ہم ملک شام کی طرف دھکیل دیں گے۔والسلام"۔

یہ خطوط جن کی تعداد پچاس اوراق تھی عمر بن نافذ تمیمی اور عبداللہ بن سمیع ہمدانی کو دے کر روانہ کیا گیا یہ دونوں جلد ہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ گئے دوروز بعد کوفہ والوں نے ایک دوسرا خط مسہر انصاری کو دے کر روانہ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔حسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام۔اے فرزند رسولؐ! آپ کے سوا اور کوئی ہمارا امام نہیں ہے۔آپ جلدی فرمائیں۔جلدی فرمائیں"۔

اس کے دوروز بعد ایک اور خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔پھل پک کر تیار ہیں (آپ کے لیے فضا ساز

گار ہے) اے دختر پیغمبرؐ کے پسر! ہمارے پاس بہت جلدی آئیں"۔

بہت سے ایسے خطوط آپ کے پے در پے ملتے رہے۔ حضرت نے ہر خط لانے والے سے وہاں کے لوگوں کے احوال دریافت کئے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ہانی بن ہانی وسعید بن عبداللہ حنفی کو ایک اور خط دے کر بھیجا گیا۔ یہ دنوں کوفہ والوں کی طرف سے آخری بار بھیجے گئے ایلچی تھے۔

کوفہ والوں کے خطوں کا امام حسینؑ کی طرف سے جواب

حضرت نے تمام خطوں کو پڑھا۔ (قبیلہ) طے والے خط کا جواب اس طرح سے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حسین ابن علیؑ کی جانب سے بزرگوار مومنین کرام کے نام ۔ ان خطوں کو ہانی اور سعید نے مجھ تک پہنچایا۔ ان دونوں کو آپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے۔ آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو امام نہیں جانتے میں نے غور کیا۔ مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحدہ ہو جائیں۔ میں اپنے چچازاد بھائی مسلمؑ بن عقیل کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں' آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس (جلد) چلا آؤں گا۔

اس کے بعد جناب مسلمؑ بن عقیل کو قیس بن مسہر صیداوی اور عمارہ بن عبداللہ السلوی کے ہمراہ کوفہ روانہ کر دیا اور لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنے اور تقویٰ و پرہیز گاری پر قائم رہنے کی تلقین کی اور یہ فرمایا کہ اگر لوگ ان کے ہم نوا بن کر ان کے ساتھ ہو جائیں تو فوراً" خبر کریں

جناب مسلمؑ کی کوفہ کو روانگی

جناب مسلمؑ نے مسجد نبوی میں نماز ادا کی ۔ اپنے دوستوں کو الوداع کہا۔

امام حسین علیہ السلام نے راستے کی رہنمائی کرنے والے دو آدمی ان کے ہمراہ کئے۔ آپ ان دو آدمیوں کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ مگر سفر کے دوران یہ دونوں راہنما راستہ سے بھٹک گئے۔ پیاس کی شدت نے ایسا غلبہ کیا کہ دونوں نے راستے میں ہی جان دے دی۔

دوران سفر جناب مسلمؑ کا امام حسینؑ کے نام خط

جناب مسلمؑ نے ایک جگہ (جس کا نام مضیق تھا) سے امام حسینؑ کو یہ خط لکھا۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے دختر پیغمبر خدا کے فرزند! میں آپ کو یہ خبر دیتا ہوں کہ دونوں راہ شناس جو میرے ہمراہ تھے راستے سے بھٹک گئے اور پیاس کی شدت سے مر چکے ہیں۔ میں اس واقعہ کو بری فال سے تعبیر کرتا ہوں۔ اگر مناسب ہو تو مجھے (اس مہم) سے معافی دے کر کسی اور شخص کو بھیج دیں۔ والسلام''۔

امام حسینؑ کا مسلمؑ کے خط کا جواب

جیسے ہی یہ خط امام کو ملا اس کا جواب اس طرح سے لکھا۔

بن عقیل کے نام۔ اے برادر عم! میں نے اپنے جد رسول خداؐ سے سنا ہے کہ جو خود کسی واقعہ کو بدشگونی خیال کرے یا اس سے بری فال لی جائے اور وہ اسے صحیح تصور کرے وہ ہم اہل بیت سے نہیں ہے۔ لہٰذا میرا یہ خط دیکھتے ہی میری سابقہ ہدایت پر عمل پیرا رہنا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''۔

چنانچہ جونہی یہ خط جناب مسلمؑ کو ملا وہ فوراً سفر پر روانہ ہو گئے

جناب مسلمؑ کی کوفہ میں آمد

راستے میں جب قبیلہ طۓ کے پانی کے پاس پہنچے وہاں قیام کیا۔ وہاں آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہرن کو تیر مارا تو وہ گر گیا۔ یہ دیکھ کر اپنے تئیں خیال کیا کہ ہم بھی اپنے دشمنوں کو اسی طرح قتل کریں گے۔ انشاء اللہ۔ جناب مسلمؑ کوفہ پہنچ کر رات کو سلیمان بن صرد خزاعی یا مختار بن ابی عبید اللہ ثقفی کے گھر پر آئے اور ان کو امام حسینؑ کا خط پڑھ کر سنایا۔ یہ لوگ روتے تھے اور درد بھری آہیں بھرتے تھے۔